© rasailojaraid.com

غالبؔ اور ریاض الافکار

جناب نثار احمد صاحب فاروقی بی، اے ۔۔۔۔ ۔۔۔۔ ۔۔۔۔ دلی

—— (۱) ——

ریاض الافکار[۱] مؤلفہ وزیر علی عبرتیؔ عظیم آبادی فارسی کے نثر نگاروں کا تذکرہ ہے، اس میں ۱۰۴ نثر نگاروں کے مختصر تراجم اور اُن کی نثر کے نمونے شامل ہیں۔ وجہِ تالیف کے ذیل میں عبرتیؔ لکھتا ہے:

"۔۔۔۔۔ وزیر علی عظیم آبادی متخلص بہ عبرتی ۔۔۔۔۔ چنیں عرضہ دہ می گردد کہ ایں دلدادۂ سلمائے سخن را بیشتر اوقات دل و دیدہ وقفِ مطالعہ منشأتِ شیریں بیانانِ ہند ۔۔۔۔۔ ماندے، ازاں جریدہ پُرسوز و گداز ہر رقعہ را کہ چیزے برگِ جاں نشتر زن یافتے با بعضے مختصر مکاتیبِ ہمعصرانِ خود، نظر بملامتِ ابنائے زماں، باختصارِ تمام سوادش بقرطاس پارہ ہا برمی گرفت، و نبذے ازحالِ خجستہ مآل [۲ ب] آں معنی پژوہاں بقدرِ فہم نارسا ازروئے تذکرہ ہا مثلِ یدِ بیضا و سروِ آزاد و مراتُ الخیال و ریاضُ الشعرا وغیرہ ذٰلک نیز دریافتہ ضمیمۂ مکتوبِ شاں می ساخت، امّا از سخت گیریُ روزگار و ہجومِ انواعِ اضطرار، کُجا سر رشتہ جمعیت بکف می اُفتاد کہ درصددِ انتظامش می شد، مگر دریں زماں کہ سنہ یک ہزار و دو صد و شصت و ہشت (۱۲۶۸) از ہجرتِ نبوی است و محرّرِ اوراق بہزار کُلفت بدِگر دیار از وطن آمادۂ گرم روی است،

---

[۱] تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: Supplament to the catalogue of the Persian Manuscripts in the oriental Public Library at Bankipore Vol. I pp. 48-61 (Patna 1932)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نخواست کہ ہمچو طومارِ عالیہ اندوختہ، سالہا را رائگاں دہد، ناگزیر آں جملہ مکاتیب را بقیدِ حروفِ تہجی مشتمل بر بست وہشت خیاباں زیبِ انتظام دادہ بہ "ریاض الافکار" مسمّیٰ ساخت ...."

ان ۱۰۴ نثر نگاروں کے تراجم میں مندرجۂ ذیل نام بھی ملتے ہیں :

میر احسن علی احسن لکھنوی [۴ ب] محمد صادق خاں اختر [۵ ب] سراج الدین علیخاں آرزو [۶-الف] اودھا گرچند الفت [۹ ب] پیارے لال الفتی [۱۰-الف] امرت لال [۱۱ ب] امیر حسن بسمل کاکوروی [۱۲-الف] مہدی علی بسمل فتح پوری [۱۴-الف] خواجہ حسین میرزا ثنائی [۱۸ ب] داراب بیگ جویا [۲۰ ب] شیخ غلام علی راسخ [۲۹-الف] شیر خاں لودی [۳۸-الف] طالب آملی [۴۱ ب] عرفی [۴۶-الف] ناصر علی سرہندی [۴۷-الف] اسداللہ خاں غالب [۴۷-الف] محمد اکرم غنیمت کنجاہی [۴۸-الف] محمد محسن فانی کشمیری [۴۹-الف] ابوالقاسم کاہی [۵۳ ب] ابوطالب کلیم [۵۴-الف] راجا رام نرائن موزوں [۵۷-الف] منیر لاہوری [۵۷-الف] نصیرای ہمدانی [۶۰-الف] امیر علی نوائی [۶۱-الف] ہمایوں پادشاہ [۶۶-الف]

اس تذکرے کے بہت کم نسخوں کا علم ہے، ایک خطی نسخہ کتاب خانۂ خدابخش پٹنہ میں محفوظ ہے[1] دوسرا نسخہ محبِ مکرم ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو (ریڈر شعبۂ علوم اسلامی، مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ) کے ذخیرۂ کتب میں ہے[2] موخرالذکر (۶۹) اوراق پر مشتمل ہے اِس کا مسطر (۱۳) سطری خط شکستہ شفیعا آمیز، روشنائی متن کی سیاہ اور عنوانات کی شنگرفی ہے سائز "11 × 7 ہے۔ یہ جس مجلد میں ہے اس میں مندرجہ ذیل نسخے بھی شامل ہیں :

۱- مکاتباتِ عبرتی (۱۲۵۹ھ) ۲- رسالہ در قواعد مضاف مضاف الیہ وغیرہ از عبرتی (۱۲۵۹ھ)

۳- رسالہ رفیع الدین فی قواعد الشعر (عربی) ۴- رسالہ فی التعریب لمحمد بن سراج الدین المنشی (عربی)

---

[1] ملاحظہ ہو کتب خانہ بانکی پور کی فہرست کا ضمیمہ جلد اول صفحات ۴۸ تا ۶۱- فہرست نگار نے نسخۂ خدابخش کی خاصی تفصیل دی ہے۔ [2] میں نے اسی نسخے سے استفادہ کیا ہے، میں ڈاکٹر آرزو کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ انھوں نے مجھے یہ نسخہ مستعار دیا اور اس سے فائدہ اٹھانے کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۵ - مزیل الاغلاط فی اغلاط القاموس والصراح محمد حبیب اللہ (عربی)

۶ - عطیہ کبریٰ - سراج الدین علی خاں آرزو - ۷ - موہبۃ عظمیٰ - سراج الدین علی خاں آرزو

۸ - رسالہ دربیان حروف تہجی مع فوائد دیگر -

اس تذکرہ میں مرزا اسداللہ خاں غالب دہلوی کا ترجمہ بھی شامل ہے (ورق ۴۸ - الف) اور ظاہر ہے کہ یہ اُن کی زندگی ہی میں لکھا گیا ہے، غالب کی نثر کے نمونے کے طور پر اُن کے ایک فارسی خط کا اقتباس پیش کیا گیا ہے یہ خط کلیات نثر غالب میں موجود ہے، مگر ہم اُس کی متعلقہ عبارت یہاں اس لئے نقل کر رہے ہیں کہ اس میں نسخۂ مطبوعہ سے بعض اختلافات بہت اہم پائے جاتے ہیں، ہم نے مقابلہ کلیات نثر غالب کے اس مطبوعہ نسخے سے کیا ہے جو مطبع منشی نولکشور سے جنوری ۱۸۶۸ء میں چھپا تھا۔

وزیر علی عبرتی کی ملاقات کبھی غالب سے نہیں ہوئی، لیکن وہ غالب کا ذکر بڑی عقیدت واحترام کیسا تھ کرتا ہے، غالب کے بارے میں اُن کے معاصر تذکروں میں جو کچھ لکھا ہے اس کے ذیل میں ریاض الافکار کی مندرجہ عبارت بہت اہمیت رکھتی ہے۔

—— (۲) ——

ترجمۂ غالب

[۴۷ - الف] غالب : اسم منیف آں میر آہنگ قافلۂ نغز کلامان ہند میرزا اسداللہ خاں، مولد حمیدہ بنیاد ش خاک جوہر خیز دارالسلطنۃ دہلی[۱] [۴۷ ب] بتقریبے[۲] از وطن مالوف بکلکتہ پیوستہ، مذاق نشناسان کلکتہ بر سیف لسانی دموشگافی آں سخن رس نکتہ پیوند خار حسرت در دلہا شکستہ، در صدد آویزش باں مغتنم روزگار گشتند[۳] - خصوصاً مرزا امان علی خاں کہ اصلاً آں مستعد روزگار جادو زباں نسبتے ندارد، ازاں جا کہ آں معنی سگال خیلے ماہر ایں فن بود، بر نیر موے طبع رسا بر ہمہ غالب آمد، ہر چند

---

[۱] یہ غلط ہے، غالب کا مولد دہلی نہیں آگرہ ہے۔ [۲] غالب اپنی پنشن کے مقدمہ کی پیروی کے لئے کلکتہ ۱۸۲۸ء میں گئے تھے (ملاحظہ ہو ذکر غالب / ۵۷ طبع سوم) [۳] یعنی غالب اور حامیان قتیل کا معرکہ، غالب کی سوانح کے سلسلہ میں اس کی تفصیلات ملتی ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

من محررِ اوراق را دولتِ ہمدمیِ آں جانِ سخن نصیب نگشت، مگر پارۂ نظم و نثرِ آں خوش تلاش کہ از بیاضِ مشفقی میر ذوالفقار علی صاحب بچشم درآمد، اینقدر دریافت گشت کہ چہ نظم وچہ نثر، درہمہ، بپارسی زبان اُستادِ طرزِ خاص است۔ ماہم عصراں را جز گوش گشتن و شنُفتنِ کلامِ متینش، چہ یارائے حرف زدن، بر رُوئے اُو ۔ تا دمِ تحریرِ ایں اوراق[1] بشاہ جہاں آباد بعیش می گذارد ۔ ایں رقعہ ملاعب مضمون ازاں غالبِ عرصۂ دہر است کہ خدمتِ مولوی سراج الدین احمد[2] برنگاشتہ:[3] رقعہ۔

نمونۂ نثر غالب

"اے[4] مولوی سراج الدین احمد۔ بترس از خدائے جہاں[5] کہ چوں قیامت قائم گردد دآفریدگار بداد نشیند[6]، من گریباں دراں[7] و مویہ کناں دراں ہنگامہ آیم، و در تو آویزم[8] کہ یک عمر مرا بمحبّت فریفتی[9] و دلم بُردی[10]، وچوں من از سادہ دلی[11] بر وفا تکیہ کردم، و ترا[12] از دوستاں برگزیدم نقشِ[13] کج باختی[14]، و با من[15] بیوفائی کردی[16]۔ خدارا بگو کہ آں زماں چہ جواب خواہی داد؟ وچہ عذر پیش خواہی آورد؟ وائے برمن کہ روزگار ہائے دراز گزرد[17] و خبر نداشتہ باشم کہ سراج الدین احمد کجاست وچہ حال دارد؟ اگر جفا بپاداشِ وفاست، بسم اللہ۔ ہر قدر توانی بفرمائے[18] کہ ایں جا مہر و وفا فراوان است۔ لاجرم جفا نیز باید کہ فراواں باشد۔ واگر خود ایں تغافل بواسطۂ[19] جرمے است کہ ازمن

---

[1] ریاض الافکار کا سالِ تالیف ۱۲۶۸ھ (مطابق ۱۸۵۲) عیسوی ہے۔ [2] غالب کے دوست، اور کلکتہ کے باشندے۔ کلیاتِ نثر فارسی (طبع ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۸ء) میں ان کے نام غالب کے متعدد خطوط ہیں، کچھ خطوط متفرقاتِ غالب مرتبہ مسعود حسن رضوی (شائع کردہ رامپور، ۱۹۴۷ء) میں شامل ہیں۔ [3] یہاں جس خط کا اقتباس دیا گیا ہے وہ کلیاتِ نثر فارسی (طبع نولکشور ۱۸۶۸ء) میں صفحہ ۶۷ پر موجود ہیں، مگر اس کے متن میں نہ صرف یہ کہ اختلاف ہے بلکہ کلیات میں یہ خط طویل ہے۔ اختلافات ہم نے حاشیے میں نوٹ کردیئے ہیں۔

[4] کلیات: رہنما رصد زینہار اے مولوی سراج الدین الخ [5] کلیات: جہاں آفریں [6] کلیات: بنشیند [7] کلیات: من گریاں و مویہ کناں [8] کلیات: آویزم و گویم کہ ایں آں کس است کہ یک عمر الخ [9] کلیات: فریفت [10] کلیات: بُرد [11] کلیات: سادگی۔ [12] کلیات: وایں را [13] کلیات: نفس [14] کلیات: باخت [15] کلیات: بمن۔ [16] کلیات: کرد [17] کلیات: روزگارہا گزرد [18] کلیات: بیفزائے [19] کلیات: بباد افراہ جرمے دیگر است گناہ و مرا خاطر نشان الخ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بوجوہ آمدہ زینہار نخست گناہِ مرا خاطر نشانِ من باید کرد، آنگاہ[1] انتقام باید کشید، تاشکوہ[2] را میانہ گنجائی نباشد، ومرا زہرۂ گفتار نبود[3] ۔ منم کہ معاش من[4] در گونہ گونہ رنج درنگارنگ، عذاب بہ معتاد[5] گفتاری ماند، خون در جگر و آتش در دل دخار در پیراہن و خاک [بر سر و نالہ برلب[6]] ہیچ کافر بدیں روز گرفتار مباد، و ہیچ آفریدہ[7] ایں خواری مبیناد ۔ راست بکش[8] می مانم کہ در صحرائے پاش[9] بگل فرورفتہ باشد و ہر چند خواہد کہ بالاجہد تواند و فرو رَود[10] ۔ [والسلام بالوف الاحترام][11]

---

[1] کلیات: وانگاہ [2] کلیات: تاشکوہ درمیان نگنجد [3] کلیات: نباشد [4] کلیات: ازگونہ گوں رنج ورنگ رنگ عذاب [5] کلیات: بمعاد کفار ماند [6] کلیات: ندارد [7] کلیات: دشمن [8] کلیات: راست بہ تنہا روے مانم [9] کلیات: کہ در صحرای، پایش بگل فرو ترود [10] کلیات: فرو تر رود ۔

[11] کلیات: ندارد ۔ کلیات نثر (ص ۷۰) میں یہ خط " فرو تر رود " پر ہی ختم نہیں ہو جاتا ۔ وہاں بعد کی عبارت یہ ہے: والا قدر نواب امین الدین احمد خاں بہادر گیتی را بر دلیش دیدمی و وصالش راز ندگی دانستمی بکلکتہ رہگرای شد دیگر زندگی از بہر کہ خواہم؟ و دل را بدیدار کہ شادماں دارم؟ واماندگی من از ایں جا تواں سنجید کہ نتوانستم ہمپائیش کردن و روا داشتم اورا تنہا گزاشتن می گفت کہ در کلکتہ یکے از دوستان خود بمن نشان دہ تا چوں بداں دیار برسم مرا نگاہے تو باشد و غم خواری نماید گفتم حاشا کہ جز از مولوی سراج الدین ایں کار بر نیاید و دلم جز بوے تشکیبد چناں کہ نامہ بنام نامی شما نوشتہ بوے سپردہ ام امید کہ چوں شمارا دریابد آں مایہ مہربانی کنید کہ اندوہ تنہائی از دلش برخیزد و شمارا بجاے من شناسد ۔ والسلام ۔

ندوۃ المصنفین دہلی کی جدید مطبوعات بابت سنہ ۱۹۶۲ء

تفسیر مظہری، اُردو جلد دوم	ہدیہ	تیرہ روپے
اسلامی دنیا دسویں صدی عیسوی میں	"	چھ روپے
معارف الآثار	"	چار روپے
نیل سے فرات تک	"	تین روپے

ناظم ندوۃ المصنفین، اُردو بازار، جامع مسجد دہلی

ندوۃ المصنفین دہلی کی مطبوعات کراچی میں

اقبال بُک ڈپو

پیریڈ سے اسٹریٹ، ٹرام جنکشن

کراچی

سے مل سکتی ہیں

© rasailojaraid.com